© rasailojaraid.com

حسنِ انتقاد

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔

سید محمد ذوالکفل بخاری۔

انقلاب ۱۸۵۷ء: تصویر کا دوسرا رخ

مصنف: ایڈورڈ تھامسن۔ مترجم: شیخ حسام الدین امرتسری۔

مقدمہ: مولانا عبدالرحیم پوپلزئی۔ ناشر: گوتم پبلشرز، ۲۷ ٹیمپل روڈ، اپر یو بی ایل بلڈنگ، لاہور۔

یہ کتاب ایسی نہیں کہ اس کے سرسری مطالعہ سے، قاری کوئی حتمی رائے قائم کر سکے۔ اور قاری بھی کون؟...... وہ جو کتاب کی پہلی اشاعت (۱۹۳۱ء) کے نصف یا ربع صدی بعد پیدا ہوا ہے۔ اور پھر جس دور کے حقائق سے یہ کتاب متعلق ہے، وہ ہمارے دور سے بہت دور، کوئی ایک سو چھتیس برس کے فاصلے پر ماضی کے دھندلکوں میں چھپ گیا ہے۔ اسے چھپایا بھی گیا ہے۔ لیکن یہ ایسا ماضی تو نہ تھا جسے چھپایا جاتا۔ شاید اسی لئے، تاریخ کے پردے سے اس ماضی کا چہرہ برابر لو دے رہا ہے اور چھپائے نہیں چھپتا۔ لیکن ہمارا مسئلہ یہ ہے ہم نے جس عہد میں آنکھ کھولی ہے، یہ عہد اپنے گوناگوں تقاضوں، مضمرات اور امکانات کے جلو میں ہمیں اس بری طرح محیط ہے کہ زندگی کے انفرادی اور اجتماعی - ہر دو تشخص، اپنے کئی حوالوں سمیت ہم سے اوجھل ہوگئے ہیں۔ کیا کھویا، کیا پایا - یہ تو ایک مستقل بحث ہے لیکن اتنا ضرور ماننا پڑتا ہے کہ تہذیب و معاشرت کے ہمارے یہ گم شدہ حوالے، اقدار و روایات سے لے کر احساسات و اعتقادات تک - ہر جگہ ایک معلوم و محسوس خلا کا پتہ دیتے ہیں۔ تاریخ بتاتی ہے کہ قوموں کی زندگی میں ادوار و عہود کا یہ طلوع و غروب اور ظہور و غیوب نہ نیا ہے، نہ انوکھا، اور نہ غیر فطری! لیکن سوال یہ ہے کہ خود تاریخ سے ہمارے ربط کا زاویہ کیا ہے؟ جس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ خود اپنے آپ سے ہمارے ربط کا زاویہ کیا ہے؟ ہم کون ہیں؟ میں تو کہوں گا کہ ہم ان لوگوں کے وارث ہیں، چلیئے وارث نہ سہی - ہم اُن لوگوں کے اخلاف ہیں۔ جن کی ہیبت سے صنم سہمے ہوئے رہتے تھے وہ لوگ -- جن میں سے ایک ایک کا وجود، ایک تاریخ اور ایک داستان تھا، اور ہر داستان -- غریب و سادہ و رنگین! انقلاب ۱۸۵۷ء بھی ایک داستان ہے جسے غداروں نے غدر کہا اور وفاداروں نے جہاد! وفاداری بشرط استواری اصل ایماں ہے۔ یہ بھی طے ہے کہ حریت کی داستان ہمیشہ خون سے لکھی جاتی ہے۔ تو بس اتنا جان لیجئے کہ اس کتاب میں آستین کا لہو پکار اٹھا ہے۔ ایک انگریز نے اپنے ہم مذہبوں، ہم قوموں کی درندگی کے واقعات، ان کے اقبالی بیانات اور اعترافات سے جو یہ "دستاویز" مرتب کی ہے، اسے ہر پاکستانی، ہر ہندوستانی، ہر مسلمان، ہر سامراج دوست کو بھی پڑھنا چاہیے۔ میرے بس میں ہوتا تو ظلم و استبداد کی یہ تصویریں "مطالعہ پاکستان" کے نصاب سازوں کی الٹی کھوپڑیوں پر کندہ کر کے انہیں سیدھا کرتا لیکن میرے پاس طاقت نہیں قلم ہے۔

© rasailojaraid.com